جلد ۵۲/۱۷ | ۶ نبوت ۱۳۴۲ ہش ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۸۳ھ ۶ نومبر ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۵۹


## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۵ نومبر بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت دن بھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ بہتر رہی۔ شام کے وقت بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں فرماتے رہیں

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا تا کہ میں اسلامی نور لوگوں کو دکھاؤں

## مبارک وہ جو ایک سلیم دل لیکر میرے پاس حق لینے کیلئے آتا اور اسے قبول کرتا ہے

"خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا کہ میں اس نور کو جو اسلام میں ملتا ہے اُن کو جو حقیقت کے جویاں ہوں دکھاؤں۔ سچ یہی ہے کہ خدا ہے اور ایک ہے اور میرا تو یہ مذہب ہے کہ اگر انجیل اور قرآن کریم اور تمام صحف انبیاء بھی دنیا میں نہ ہوتے تب بھی خدا تعالیٰ کی توحید ثابت تھی کیونکہ اس کے نقوش انسانی فطرت میں موجود ہیں۔ خدا تعالیٰ کیلئے بیٹا تجویز کرنا گویا خدا تعالیٰ کی موت کا یقین کرنا ہے کیونکہ بیٹا تو اس لئے ہوتا ہے کہ وہ یادگار رہے۔ اب اگر مسیح خدا کا بیٹا ہے تو پھر سوال ہوگا کہ کیا خدا کو مرنا ہے؟ مختصر یہ ہے کہ عیسائیوں نے اپنے عقائد میں نہ خدا تعالیٰ کی عظمت کا لحاظ رکھا اور نہ قوائے انسانی کی قدر کی ہے اور ایسی باتوں کو مان رکھا ہے کہ جن کے ساتھ آسمانی روشنی کی تائید نہیں ہے۔ ایک بھی عیسائی ایسا نظر نہ آیا جو خوارق دکھا سکے اور اپنے ایمان کو ان نشانات سے ثابت کر سکے جو مومنوں کے ہوتے ہیں۔ یہ فضیلت اور فخر اسلام ہی کو ہے کہ ہر زمانہ میں تائیدی نشان اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اور اس زمانہ کو بھی خدا نے محروم نہیں رکھا۔ مجھے اسی غرض کیلئے بھیجا ہے کہ اُن تائیدی نشانوں سے جو اسلام کا خاصہ ہے اس زمانہ میں اسلام کی صداقت دنیا پر ظاہر کروں۔ مبارک وہ جو ایک سلیم دل لے کر میرے پاس حق لینے کے لئے آتا ہے اور پھر مبارک وہ جو حق دیکھے تو اس کو قبول کرتا ہے۔" (الحکم ۹ اگست ۱۹۰۰ء)

## آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اسلام پر قربان کر دو گے۔ وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو اگر تم نے احمدیت کو دیانتداری سے قبول کیا ہے تو اے مردو! اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا خدا تعالیٰ اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں تم آگے بڑھو اور اپنا تن اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کر دو"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

## ایک ضروری تحریک

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اس سے قبل خاکسار اخبار الفضل کے ذریعہ کئی بار دوستوں کی خدمت میں فضل عمر ہسپتال کی عمارت کے لئے عطایا جات دینے کی تحریک کر چکا ہے۔ جو ضروری حصہ ہسپتال کا زیر تعمیر تھا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعمیر ہو چکا ہے۔ مگر اس کی تعمیر کے نتیجہ میں ہسپتال تقریباً پینتیس ہزار کا قرض اٹھا چکا ہے جو جلد ادا کرنا ہے، نیز کچھ ضروری حصہ مزید قابل تعمیر ہے۔ لہذا خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں پھر تحریک کرتا ہے کہ وہ ہسپتال کی عمارت کے لئے زیادہ سے زیادہ عطایا بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ چند دوستوں نے جو عطیہ دینے کے وعدے کئے ہوئے ہیں۔ وہ ہنوز تشنہ تکمیل ہیں۔ خاکسار ان کی خدمت میں بھی درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد وعدوں کی ادائیگی کی طرف توجہ فرماویں۔

خاکسار:- مرزا منور احمد

## تعلیم الاسلام کالج نے بورڈ کی زونل باسکٹ بال چیمپئن شپ جیت لی

ربوہ۔ بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے زیر اہتمام باسکٹ بال کے زونل ٹورنامنٹ کے سلسلہ میں مورخہ ۴ نومبر کو گورنمنٹ کالج سرگودھا اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مابین فائنل مقابلہ ہوا۔ اس میں تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم ۹ کے مقابل پر ۵۴ پوائنٹ بنا کر جیت گئی۔ اس طرح زونل باسکٹ بال ونرز کی ٹرافی امسال بھی اسی کے حصہ میں آئی یہ امر قابل ذکر ہے کہ تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم متواتر چار سال سے زونل چیمپئن شپ کا اعزاز حاصل کرتی چلی آرہی ہے۔ ٹی آئی کالج کے چیمہ، اکرم سندھی، زین محمد اور نیاز خاں نے بہت شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ اور دوران کھیل خوب داد وصول کی۔ میچ کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے جو اس ٹورنامنٹ میں بورڈ کی طرف سے زونل سپروائزر تھے انعامات تقسیم فرمائے۔ آپ نے دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں کے کھیل کی تعریف کی اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ تعلیم الاسلام کالج کے ونرز اور گورنمنٹ کالج سرگودہا نے رنرز اپ کی ٹرافی حاصل کی۔


مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

# خطبہ جمعہ

## کوشش کرو کہ تم میں سے ہر ایک اپنے ایمان و عرفان میں ترقی کرتا چلا جائے

## خدا تعالیٰ کیساتھ ایسا تعلق قائم کرو کہ تم اگر چاہو بھی تو اس تعلق کو نہ توڑ سکو اور نہ خدا تمہیں چھوڑنا پسند کرے

### اھدنا الصراط المستقیم کی نہایت پُر معارف تفسیر

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ جنوری ۱۹۲۶ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

مَیں نہایت اختصار کے ساتھ اپنے دوستوں اور اپنے بھائیوں کو سورہ فاتحہ کے ایک ایسے نکتہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو نہایت ہی اہم اور نہایت ہی ضروری ہے۔ سورہ فاتحہ میں کہا گیا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم یعنی اے خدا ہمیں راستہ دکھا پہلے منعم علیہ لوگوں کا

### اب سوال پیدا ہوتا ہے

کہ وہ راستہ کونسا راستہ ہے ۔ جو صراط الذین انعمت علیہم میں ذکر کیا گیا ہے کہ ان لوگوں کا راستہ دکھا جن پر تو نے ہم سے پہلے انعام کیا۔

اس کے معنے اگر یہ کئے جائیں کہ ہم سے پہلے جو لوگ گذر چکے ہیں ان کے مدارج ہمیں بھی عطا کر۔ اور جو جو درجے ان کو ملے تھے۔ جو جو رتبے ان لوگوں کو عطا کئے گئے تھے اور جو جو مقام ان کو دئے گئے تھے وہ سب درجے وہ سب رتبے اور وہ سب مقام ہمیں بھی دے تو گو دنیا کا ہر فرد بشر ایک رنگ میں ان مدارج اور رتبوں کے لئے دعا کر سکتا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی یہی دعا مانگتے تھے ؟ اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ آپ پانچوں نمازوں تہجد اور نوافل کے علاوہ کثرت سے یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اور ادھر یہ بھی ہے کہ آپ سب سے افضل بھی تھے۔ اب یا تو ہمیں ماننا پڑے گا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اوپر کے درجہ کے بھی لوگ تھے جن کے درجہ کو پانے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم دعا مانگتے تھے اور اگر ہم یہ مان لیں تو اس صورت میں آپؐ کی افضلیت پر حرف آتا ہے یا پھر یہ کہنا پڑے گا کہ آپ نعوذ باللہ یہ کہتے ہیں کہ مجھے بھی پہلے لوگوں کا راستہ دکھا جس پر چل کر وہ منعم علیہ بن گئے۔ اس صورت میں آپ خود جو راستہ دنیا کے لئے لائے اس پر اعتراض ہوتا ہے کہ اس کے ذریعہ منعم علیہ میں انسان شامل نہیں ہو سکتا۔

اگر صرف اھدنا الصراط المستقیم ہوتا تو ہم کہتے راستہ خدا کا وسیع ہے۔ اور جس طرح زید بکر کو اس کی ضرورت ہے اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھی اس کی حاجت ہے لیکن قرآن شریف نے صراط المستقیم کی تشریح انعمت علیہم کی ہے یعنی ان کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔ تو اس انعمت علیہم نے راستہ کو محدود کر دیا۔ اب زید اور بکر اور دوسرے لوگ تو اس دعا کو مانگ سکتے ہیں لیکن نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اس دعا کو نہیں مانگ سکتے کیونکہ ہم سب مانتے ہیں اور شروع سے ہی تمام مسلمان مانتے چلے آئے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نہ صرف رسول ہی تھے بلکہ سید ولد آدم بھی تھے حتیٰ کہ

### آپؐ خاتم النبیین تھے

اور سب سے زیادہ خدا تعالےٰ کے مقرب بھی تھے مگر جب ہم دوسری طرف یہ بھی مانتے ہیں کہ آپؐ یہ دعا بھی مانگا کرتے تھے اور کثرت سے مانگا کرتے تھے۔ نہ صرف پانچوں نمازوں میں بلکہ نوافل میں بھی بلکہ اور اور موقعوں پر بھی۔ تو اگر اسکے یہی معنی کئے جائیں کہ وہی مدارج ہمیں بھی دے جو پہلوں کو دئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے یہ دعا بے فائدہ ہو جاتی ہے یا پھر یہ دعویٰ بالکل غلط ہو جاتا ہے کہ آپ سب نبیوں سے افضل تھے۔ قرآن شریف سے بھی کوئی استثناء آپ کی نہیں معلوم ہوتی کہ آپؐ تو یہ دعا نہ مانگا کریں۔ لیکن صحابہ اور دوسرے افراد امت مانگا کریں۔ ایسا ہی نہ آپؐ کے عمل سے کوئی اس قسم کی استثناء معلوم ہوتی ہے۔ پس اس صورت میں یہی کہنا پڑے گا کہ آپؐ کے لئے اس سے مراد وہ مدارج نہیں جو پہلوں کو دئے گئے اور آپ کو نہیں دئے گئے اور آپ ان کے حصول کے لئے دعا کرتے ہیں۔

مگر ابھی اس بات کا ایک اور پہلو بھی ہے اور اس کو مد نظر رکھتے ہوئے

### دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے

کہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بڑھ کر بھی کوئی شخص ہے ؟ قرآن شریف کہتا ہے نہیں اور روز روشن کی طرح روشن کر کے کہتا ہے کہ آپؐ تمام انبیاء کے کمالات کے جامع تھے اور جس جس طرح کے اور جتنے جتنے کمال کسی نبی میں پائے گئے وہ سب آپؐ پر ختم ہو گئے اور نسل آدم کے تمام کے تمام کمال آپ میں جمع تھے مطلب یہ کہ آپ سے بڑھ کر کوئی بھی نہیں ہوا اور کسی کو کوئی ایسا رتبہ یا درجہ یا مقام نہیں دیا گیا کہ جو آپ کو نہ دیا گیا ہو۔ اس صورت میں کہ جب یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ آپ سے پہلے کوئی اور آدمی بھی بڑھا ہوا ہے۔ تو ماننا پڑے گا کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کے یہ معنے نہیں کہ آپؐ پہلوں کے مدارج مانگتے تھے کیونکہ اس سے قرآن شریف میں اختلاف لازم آتا ہے۔ پس سوچنا چاہیئے کہ وہ کونسے معنے ہیں جن سے یہ اختلاف دور ہو جاتا ہے اس کے لئے جب ہم تدبیر کرتے ہیں تو صاف طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ

### اس آیت کے معنے

پہلے لوگوں کی روحانی ترقیات کا طریق ہے اور اس میں یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ الٰہی پہلے لوگوں کی روحانی ترقیات کا جو طریق تھا وہ ہمیں بھی عطا فرما ورنہ اگر صراط سے مراد وہ رستہ ہے جس پر پہلے لوگ چلے تو اسکے یہ معنے ہوں گے کہ پہلی شریعتیں منسوخ نہیں ہوئیں۔ اور ہم اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ان شریعتوں پر چلا۔ لیکن یہ بات نہیں اور ہم یہ دعا نہیں مانگتے کہ الٰہی پہلے لوگوں کے راستہ پر چلا کیونکہ اگر یہ دعا مانگیں گے تو اس کا یہ مطلب ہو گا کہ پہلی شریعتیں منسوخ نہیں ہوئی اور بحال ہیں۔ بلکہ اس سے مراد روحانی ترقی کا طریق ہے کہ جس رنگ میں انہوں نے قدم مارا تھا اور روحانی ترقیات حاصل کیں اسی رنگ میں ہمارا قدم بھی اٹھا تا ہم بھی ہر وقت ترقی کرتے چلے جائیں اور روحانیت کی انتہاء تک پہنچ جائیں۔

پس ہماری دعا یہ نہیں ہوتی کہ الٰہی تو ان کا راستہ ہمیں بھی دکھا جو ہم سے پہلے گذرے کیونکہ اگر ہم ایسا کہیں تو ہمیں ماننا

پڑے گا کہ پہلی شریعتیں منسوخ نہیں ہوئیں لیکن ہم تو یہ کہتے ہیں کہ پہلی شریعتیں منسوخ ہو چکی ہیں اور اب اگر کوئی شریعت ہے تو وہی ہے جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم لائے۔ پس ہماری دعا اس لئے ہوتی ہے کہ ان کے ترقی کے طریق بتا۔ اس لئے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی دعا کا اگر کوئی صحیح مفہوم ہمارے نزدیک ہے تو یہی ہے کہ ہر لحظہ اور ہر قدم پر ہمیں ایمانی اور روحانی ترقیات دی جائیں۔ کیونکہ ہم سے پہلے جو تھے وہ جس حال میں بھی تھے۔

## علم۔ ایمان اور عرفان

میں ترقی کرتے جاتے تھے۔ کیونکہ انعمت علیھم کا گروہ وہی گروہ ہے جس کا قدم ترقی سے رکتا نہیں۔ دوسرا اور کوئی گروہ منعم علیہ نہیں۔ اس لئے ہمیں بھی ویسے ہی روحانی ترقی کے طریق بتا۔ کیونکہ جو ایک جگہ کھڑا ہے اور جس کا قدم ترقی کی طرف نہیں اٹھتا منعم علیہ ہونا تو درکنار اس کا ایمان بھی خطرہ میں ہے۔ اور جس کا ایمان خطرہ میں ہو وہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ میں منعم علیہ گروہ میں سے ہوں۔

پس انعمت علیھم وہی گروہ ہے جو ہر لحظہ روحانی ترقی کی طرف قدم اٹھاتا ہے اور آیت صراط الذین انعمت علیھم کے یہ معنے ہوئے کہ ایسے رنگ میں ہمارے ایمان اور ہمارے عرفان کو کر دے کہ ہر وقت اس میں زیادتی ہوتی رہے۔

جب اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ ہمیں ہر وقت

## روحانی ترقیات

عطا فرما۔ اور کوئی گھڑی بھی ایسی نہ گزرے۔ کہ جس سے ہمارا قدم روحانی ترقی کے اس راستہ پر پڑنے سے رک جائے جس پر ہم سے پہلے لوگ قدم مارتے رہے تو اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی کہہ سکتے ہیں کہ پہلے انبیاء جس طرح ترقیات کرتے رہے تھے۔ اسی طرح مجھے بھی ترقیات دے۔ جس طرح ابراہیم اپنے درجہ میں ترقی کر رہے تھے جس طرح عیسے اپنے درجہ میں ترقی کر رہے تھے۔ . . . . .

. . . . . . اسی طرح میں بھی اپنے درجہ میں ترقی کروں۔ ان معنوں میں اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی یہ دعا کریں تو کوئی حرج نہیں۔

پس صراط الذین انعمت علیھم کا یہی مفہوم ہے اور درحقیقت

## کوئی شخص مومن نہیں کہلا سکتا

جب تک عرفان میں نہ بڑھے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ایک شخص کے لئے ہر وقت رب زدنی علما کہنا ضروری ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو صراط الذین انعمت علیھم کی یہی تفسیر ہے۔ اس میں یہ بات سکھائی گئی ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک شخص ہر وقت یہ دعا مانگتا رہے۔ رب زدنی علما جس طرح آدمؑ کہتے تھے۔ جس طرح موسےٰؑ کہتے تھے۔ جس طرح عیسےٰ کہتے تھے اور جس طرح تمام دوسرے نبی کہتے تھے۔ اسی طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کہتے تھے۔ اور ہر شخص بھی یہ کہتا ہے۔ ادنیٰ ہوں یا اعلےٰ ہوں تمام اس میں برابر ہیں۔ پس صراط الذین انعمت علیھم میں یہ سکھایا گیا ہے کہ ہمارے قدم میں روک ڈالنے والی پیدا نہ ہو۔

پس میں اپنی جماعت کے

## دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں

کہ ہر ایک ان میں سے ایمان، عرفان اور علم میں ترقی کرتا اور آگے بڑھتا جائے۔ تمام تباہی آگے نہ آنے سے بڑھتی ہے اور ساری بربادی اسی سے پیدا ہوتی ہے کہ انسان ایک جگہ پر جم جائے۔ اور ترقی کرنے سے رک جائے۔

شائد کسی کو خیال پیدا ہو کہ کون چاہتا ہے کہ آگے نہ بڑھے لیکن محض خیال کچھ نہیں کر سکتا۔ جب تک اس کے ساتھ احساسات نہ ہوں۔ احساس کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص یہ خیال کرے کہ میں علم پڑھ جاؤں۔ تو وہ صرف خیال سے ہی نہیں پڑھ جائے گا۔ جب تک اس میں پڑھنے کا احساس پیدا نہ ہوگا ایسے ہی اگر کوئی شخص یہ خیال کرے۔ کہ میں نیک ہو جاؤں تو وہ نیک نہیں ہو جائے گا۔ البتہ جس میں احساس پیدا ہو جائے وہ نیک ہو سکتا ہے۔ غرض صرف خیال کوئی چیز نہیں

## جو کچھ ہوتا ہے احساس سے ہوتا ہے

خیال تو محض علم کا نام ہے۔ ایسے علم کا جس میں اپنا کچھ نہیں ہوتا۔ اور احساس اس علم اور ارادہ سے بر غالب آنے والی ذہنی کیفیت کا نام ہے جو مجبور کر کے اپنا کام کرا لیتی ہے۔ اگر تم خیال کرو کہ محبت پیدا ہو۔ تو محبت صرف خیال سے پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ احساس اسے پیدا کرتا ہے۔ بے شک خیال پہلے پیدا ہوتا ہے اور احساس پیچھے پیدا ہوتا ہے۔ مگر جب تک یہ پیدا نہیں ہوتا خیال کچھ نہیں کر سکتا۔

ماں کے دل میں بچے کی محبت کا خیال نہیں ہوتا بلکہ احساس ہوتا ہے۔ پھر وہ اس احساس سے کیا کیا تکلیفیں برداشت کرتی ہے لیکن جو صرف خیال کرتے ہیں کہ محبت ہے وہ کچھ نہیں کر سکتے۔

## محبت کا نتیجہ تو قربانی ہے

مگر کتنے ہیں جو محبت کا دعوے کرتے ہوئے پھر قربانی کرتے ہیں۔ قربانی تو اسی وقت ہی کوئی شخص کرے گا جب اسے محبت کا احساس بھی ہو۔ دیکھو ماں کو اپنے بچے کی محبت کا احساس ہوتا ہے۔ پھر وہ ہر قسم کی قربانی اس کے لئے کرتی ہے۔ اور ہر وقت اس کے سکھ کا خیال رکھتی ہے خواہ اس میں اسے خود دکھ میں مبتلا کیوں نہ ہونا پڑے۔

پس وہ خیال جس میں احساس نہیں ہوتا بے فائدہ ثابت ہوتا ہے۔ اور اکارت جاتا ہے اور

## ایک خیال وہ ہوتا ہے

جس کے ساتھ احساس بھی ہوتا ہے۔ ایسا خیال ضائع نہیں جاتا۔ اور وہ خیال جس کے ساتھ احساس پایا جاتا ہے۔ دراصل خیال کہلانے کا وہی مستحق ہے۔ اور وہی ہے جس سے کچھ نتیجہ بھی برآمد ہوتا ہے۔ مثلاً عبادات میں غور کر لو۔ ایک شخص احکام کی پیروی کرتا ہے۔ اور مالی قربانیاں بھی کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ یہ محاسبہ نہیں کرتا کہ مجھے کس حد تک قربانی کرنی چاہیئے اور میں کس حد تک قربانی کر رہا ہوں تو وہ کس طرح کہہ سکتا ہے کہ میں آگے بڑھ رہا ہوں۔ کیونکہ حس سے ہی ترقی پیدا ہوتی ہے۔ اور احساس کی علامت ہے قربانیاں کرنا۔ اگر وہ ایک حد تک قربانیاں کرتا ہے۔ اور پھر رک جاتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے اندر اس حد تک احساس نہیں جس حد تک کہ چاہیئے۔ اور جب احساس نہیں تو ترقی بھی نہیں۔ پس سچا ارادہ وہی ہوتا ہے جس کے ساتھ احساس ہو۔ اور اس حد تک ہو کہ اس سے پوری پوری قربانیاں کرانے والا ہو۔ تاکہ وہ ترقی پا سکے۔

پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس حالت کو پیدا کریں۔ جو احساس کی حالت کہلاتی ہے اور

## رب زدنی علما کی کیفیت

کو اپنے اندر پیدا کریں۔ کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ترقی اور قربانیوں کی ضرورت تھی۔ تو ہماری جماعت کے لوگوں کو کیوں ان کی ضرورت نہیں۔ پس میں پھر کہتا ہوں اور بطور نصیحت کہتا ہوں کہ رب زدنی علما کی حالت کو اپنے اندر پیدا کرو۔

لوگ چند دلائل کو سن لیتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں بس ہم نے غور کر لیا ہم نے مان لیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام برحق تھے۔ اب ہمیں کیا ضرورت ہے۔ کہ مزید غور کرتے پھریں لیکن وہ جانتے ہیں اتنی سی بات ہے انہوں نے سب کچھ کر نہیں لیا۔ بلکہ اس سے تو ابھی وہ ڈیوڑھی پر آئے ہیں اور

## میدان عمل تو ابھی آگے ہے

---

# تحریک جدید کے سال ۳۰ کے لئے

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا گراں قدر وعدہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کی اجازت مرحمت فرماتے ہوئے سال نو کے لئے اپنا وعدہ بقدر گیارہ ہزار پانچ روپے بہ تفصیل ذیل دفتر ہذا میں ارسال فرمایا جو گزشتہ سال کے وعدہ کی نسبت ایک سو روپے کے اضافہ کے ساتھ ہے فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

| | | |
|---|---|---|
| (۱) | منجانب سیدنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم | ۳۳۴۳ |
| (۲) | " حضرت مسیح موعود علیہ السلام | ۳۳۴۳ |
| (۳) | " حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا | ۳۲۸ |
| (۴) | " حضرت ام ناصر مرحومہ رضؓ | ۱۳۶ |
| (۵) | " حضرت امۃ الحی مرحومہ رضؓ | ۹۰ |
| (۶) | " حضرت سارہ بیگم مرحومہ رضؓ | ۹۰ |
| (۷) | " حضرت ام طاہر مرحومہ رضؓ | ۲۶۵ |
| (۸) | " صاحبزادی امۃ الودود مرحومہ رضؓ | ۲۱۲ |
| (۹) | " دس نادار احمدی احباب | ۱۱۶ |
| (۱۰) | " صداقت کے لئے تڑپنے والی ارواح | ۱۲۷ |
| (۱۱) | " خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ | ۳۴۵۰ |
| | میزان | ۱۱,۵۰۰ |

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اگر وہ یہاں پہنچ کر رک جائیں تو پھر زنگ لگ جانے کا خطرہ ہے جس سے خوف ہے کہ وہ پھر اسی جگہ نہ جا گریں جہاں سے اٹھ کر وہ یہاں تک پہنچے تھے۔ خدا نے یہ فیصلہ قرار دیا ہوا ہے۔ قانون شریعت میں بھی یہی ہے اور نیچر میں بھی ایسا ہی پایا جاتا ہے کہ جو آگے قدم نہیں بڑھاتا تباہ کر دیا جاتا ہے نیچر کے قانون میں بھی یہی ہے جو کھڑا ہوا وہ تباہ ہوا۔ اور جب تک ہر ساعت آگے نہیں بڑھتا وہ اپنے آپ کو شیطان کے قبضے میں دیتا ہے۔ پس مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ دوست اپنے علم کو۔ اپنے ایمان کو اور اپنے عرفان کو بڑھائیں۔

دلائل کا نام عرفان نہیں۔ اور احساس اس کو نہیں کہتے کہ صرف خیال ہی کر لیا کہ مَیں فلاں کام کر لوں بلکہ احساس اس کا نام ہے کہ خدا کے ساتھ تعلق مضبوط ہو۔ گویا خدا اور اسکے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی ہے اور انسان یہ سمجھتا ہو کہ اگر مَیں اس سے الگ ہو کر پرے ہٹنا چاہوں تو بھی نہیں ہٹ سکوں گا۔ غرضیکہ وہ سمجھے اب میرے تعلقات خدا تعالےٰ سے ایسے مضبوط ہو چکے ہیں کہ اگر چاہوں بھی تو بھی خدا کو نہیں چھوڑ سکتا۔ پس یہ کہنا کاش خدا مل جائے یہ عرفان نہیں۔ بلکہ

## عرفان یہ ہے

کہ انسان سمجھے اب مَیں خدا سے ایسا مل گیا ہوں کہ اب میری سب طاقتیں مضمحل ہو گئی ہیں اور مجھ میں ہمت نہیں رہی کہ اس تعلق کو توڑ کر کہیں اور جا سکوں۔ میری حالت تو کیلے سے بندھے ہوئے گھوڑے کی طرح ہے کہ وہ کہیں جا نہیں سکتا۔ یہ احساس ہے اور یہ عرفان کہلاتا ہے۔

جو شخص اس مقام پہ پہنچ گیا کہ وہ سمجھتا ہے میرا لگاؤ خدا تعالےٰ سے اب ایسا ہو گیا ہے کہ جہاں کہیں جاؤں گا خدا ہی کا بندہ کہلاؤں گا۔ وہ اگر چاہے بھی کہ چھوڑے تو نہیں چھوڑ سکتا اور اگر وہ چھوڑے تو خدا خود اس کو اپنی طرف لے آتا ہے ایسے آدمی کی مثال پٹے والے کتے کی ہوتی ہے وہ اگر آوارہ بھی ہو جائے تو لوگ اسے اُسی مالک کا سمجھتے ہیں جس کا پٹہ اس کے گلے میں پڑا ہوتا ہے جدھر بھی وہ جاتا ہے لوگ پکڑ کر اسے مالک کے پاس لے آتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص احساس پیدا کر لے اور علم اور عرفان میں ترقی کرے تو عبودیت کا پٹہ اسکے گلے میں پڑ جاتا ہے وہ اگر کسی جذبہ کے ماتحت خدا کے ساتھ اپنے تعلق کو توڑ کر دوسروں کے دروازوں پر پھر رہا ہوتا ہے تو بھی سب اسے یہی کہتے ہیں یہ خدا ہی کا بندہ ہے

پس عرفان کو بڑھاؤ۔

## جب یہ مقام حاصل ہو جائے

تو انسان پھر خدا کو چھوڑ کر کہیں جا نہیں سکتا بھلا سوچو تو ایک کتا اگر اپنے آقا کو چھوڑ کر چلا جائے تو کیا اس کا آقا اسے چھوڑ دیتا ہے اور اس کو تلاش کر کے واپس گھر نہیں لے آتا۔ اگر کسی کی بلی بھاگ جاتی ہے تو وہ اسکے پیچھے پیچھے بھاگا پھرتا ہے اور آرام نہیں لیتا۔ جب تک اسے واپس نہیں لے آتا۔ خواہ واپس لانے میں بلی رضامند ہو یا نہ ہو مگر وہ اسے لے آتا ہے۔ کسی شخص کا ایک طوطا اڑ جائے تو وہ بھی اسکے لانے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر کیا خدا ہی ایسا ہے کہ وہ اپنے بندہ کو جس کے گلے میں اس کی عبودیت کا پٹہ پڑ چکا ہو واپس نہیں لاتا۔ کیا ایک بندہ کی قیمت بلی اور طوطے جتنی بھی نہیں؟ پس اگر عرفان پیدا ہو جائے تو عبودیت پیدا ہو جاتی ہے اور جب عبودیت پیدا ہو گئی تو ایک انسان مرتد بھی اگر ہونا چاہے تو نہیں ہو سکتا۔ عارضی جوش اگر ان تعلقات میں خلل پیدا کر دے اور انسان اس عارضی جوش سے پیدا شدہ خلل کے سبب جانا بھی چاہے تو خدا جانے نہیں دیتا۔ لوگوں کی بھینسیں اور گائیں کھرلیوں سے رسّے تڑا کر چلی جاتی ہیں مگر لوگ انہیں چھوڑ نہیں دیتے بلکہ پکڑ کے لے آتے ہیں کیونکہ وہ ان کے مالک ہوتے ہیں اور کون ہے جو اپنے مال کو یوں جانے دے۔

پس تم بھی

## اپنے آپ کو خدا کا مال بناؤ

تاکہ اس کے بعد تم بھاگنا بھی چاہو تو بھاگ نہ سکو۔ یہی عرفان ہے۔ اور یہ عرفان جوں جوں بڑھتا جائے گا عبودیت کا رسّہ مضبوطی سے گلے میں پڑتا جائے گا۔ پس مَیں پھر کہتا ہوں کہ ہماری جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کا مال بنائیں تا وہ خود ان کی حفاظت کرے۔

ہماری جماعت میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کے لئے بہت سی باتیں ٹھوکر کا باعث ہو جاتی ہیں۔ مگر مَیں جانتا ہوں۔ باوجود ٹھوکر کھانے کے وہ جماعت سے الگ نہیں ہو سکتے مگر ان کے بالمقابل ایسے بھی ہیں جن کو اگر وہی ٹھوکر لگے تو وہ بھاگ سکتے ہیں۔ بعض بڑے بڑے آدمیوں کو مَیں جانتا ہوں کہ اگر انہیں کوئی ابتلا آئے تو وہ چلے جائیں گے مگر ان کے مقابلہ میں بعض ایسے ادنیٰ ادنیٰ آدمیوں کو بھی جانتا ہوں کہ وہ نہیں جائیں گے کیونکہ وہ عارف ہو چکے ہیں اور عارف ابتدائی حالت میں غلطیاں بھی کر سکتا ہے لیکن خدا اسے ان غلطیوں کے سبب چھوڑ نہیں دیتا اور اگر وہ جانا بھی چاہے تو خدا اس کی گردن پکڑ لیتا ہے کہ جاتا کہاں ہے۔ اب تو تُو میرا بندہ ہے۔

یہ ہے وہ مقام جس کے بعد انسان خطرات سے محفوظ ہو سکتا ہے۔ اگر

## ہماری جماعت کے اکثر لوگ

اس مقام کو حاصل کر لیں تو پھر کسی فتنہ و فساد کا ڈر نہیں رہ جاتا کیونکہ اس مقام پر پہنچ کر پاؤں میں محبت کی بیڑیاں پڑ جاتی ہیں ہاتھوں میں محبت کی زنجیریں پڑ جاتی ہیں۔ گلوں میں محبت کے طوق ڈال دئے جاتے ہیں۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ دل سے اس احساس کو جو خدا سے دور کر دے دور کر دے۔ اور اس احساس کو پیدا کرے جو خدا کے قریب کر دیتا ہے اور عرفان کے مقام کو پانے کی کوشش کرے۔

## مَیں دعا کرتا ہوں

کہ خدا تعالےٰ ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے اور ہمیں ایمانی کمی اور قدم کے ڈگمگانے سے بچائے تا ہم اس سے دور نہ جا پڑیں اور وہ ہر وقت ہماری مدد کرتا رہے۔ اور ہم کو وہ سب روحانی مدارج کے طریق سمجھائے جو اس نے پہلوں کو بتائے تھے۔ ہماری جماعت میں سے جو کمزور ہیں ان کو بھی ہدایت دے۔ ان میں اور ہم سب میں عرفان پیدا فرمائے تاکہ اس کی سچی معرفت حاصل ہو۔ پھر مَیں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ وہ لوگ جنہیں سلسلہ میں داخل ہونے کی توفیق نہیں ملی مگر جن کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی طرح مبعوث ہوئے جس طرح ہمارے لئے انہیں بھی سلسلہ میں داخل ہونے کی توفیق بخشے تاکہ خدا کا جلال ظاہر ہو۔ پھر مَیں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ ہماری طرف سے جو بے توجہی اور کوتاہی اس وقت تک ان کے متعلق ہوئی ہے۔ وہ آئندہ نہ ہو اور وہ سب سلسلہ میں داخل ہو کر خدا کا عرفان حاصل کریں تا خدا کا پورا پورا جلال دنیا میں ظاہر ہو۔

آمین

---

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی

اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

---

## جامعہ نصرت ربوہ کی انٹرمیڈیٹ کلاس کے بارہ وظائف

یہ امر انتہائی باعثِ مسرت ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ڈائریکٹر راولپنڈی ریجن کی اطلاع کے مطابق ڈگری فرسٹ ایئر کی مندرجہ ذیل بارہ طالبات کو انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں وظائف کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔

۱۔ پروین اختر
۲۔ خالدہ امینہ
۳۔ امۃ الجمیل
۴۔ صالحہ یاسمین
۵۔ عابدہ حبیب
۶۔ صغریٰ بیگم
۷۔ رفیقہ بیگم
۸۔ کلثوم اختر
۹۔ عابدہ سلطانہ
۱۰۔ امۃ المجید
۱۱۔ امۃ المجید ملک
۱۲۔ محمودہ بیگم

ان سے پہلے فیروزہ فائزہ ڈگری فرسٹ ایئر کے وظیفہ کی اطلاع ملی تھی ان کو
National talent Scholarship
ملا ہے۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ جامعہ نصرت کے اس اعزاز کو طالبات اور ادارہ کے لئے بابرکت کرے اور مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔ (پرنسپل)

---

## احمدیہ مشن جزائر فجی آئی لینڈ کا ایڈریس

ہمارے مشن جزائر فجی آئی لینڈ کا آئندہ یہ ایڈریس ہوگا۔

Ahmadiyya Muslim Mission
82-KINGS ROAD. SAMABULA-SUVA
FIJI ISLANDS

(نائب وکیل التبشیر)

---

## درخواست دعا

خاکسار کی ننھی بھتیجی عمر ۱½ سال تین چار روز سے سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت سے عزیزہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (بشیر احمد سالک متعلم بی۔ اے۔ ٹی آئی کالج ربوہ)

# حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی یاد میں

مکرم ملک عبد الوحید صاحب سلیم ۔ لاہور

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ و نور اللہ مرقدہٗ وفات پا گئے ہیں ۔ آہ! اُن کو مرحوم لکھتے ہوئے کس قدر اذیت محسوس ہوتی ہے ۔ ان کی وفات سے کونسی آنکھ ہے جو اشکبار نہیں ہوئی ۔ کونسا دل ہے جو لرزاں نہیں ہوا ۔ کون سے کان ہیں جو ترستے نہیں گئے ۔ وہ سراپا حسن و احسان تھے اُن کی محبت بھری گفتگو اور ہمدردانہ نصائح اور ہر مشکل اور کٹھن امر پر ٹھوس ۔ معقول ۔ صحیح اور مناسب مشورہ کسی کے تجربہ میں نہیں آیا ؟ غالباً جماعت کے ہر فرد سے کم و بیش ان کا تعلق تھا اور ہر فرد یہی محسوس کرتا تھا کہ حضرت میاں صاحب سے میرے خاص تعلقات ہیں ۔ ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت سے عالم ۔ فاضل اور متقی بزرگ گذرے ہیں ۔ مثلاً حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ حضرت صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب درد رضی اللہ عنہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ حضرت ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم رضی اللہ عنہ اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ ۔ اللہ تعالیٰ ان مرحومین پر اپنے بے شمار برکات نازل فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے ۔ یہ سب اپنی اپنی وضع کے خاص بزرگ تھے ۔ لیکن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے دینی اور دنیاوی اوصاف ایسے تھے کہ تاریخ احمدیت میں بہت ہی نمایاں اور سنہری حروف سے لکھے جانے والے ہیں ۔ خدمتِ سلسلہ بلکہ خدمتِ انسانیت ۔ خدمت درویشاں ۔ ہمدردی بنی نوع انسان اور اطاعت امیر یہ آپ کی خاص طور پر نمایاں خوبیاں تھیں ۔ ماں ۔ باپ اور بھائی کی اطاعت کا ایسا نمونہ دکھایا کہ مر کر بھی ماں کے قدموں میں جگہ پائی ۔ حضرت امیر المومنین کی بیماری میں حضرت میاں صاحب مرحوم ہی جماعت کی ڈھارس بندھاتے تھے اور حضور کے نائب ہونے کی حیثیت میں اور حضور کے ارشاد کے ماتحت جماعت کی قیادت فرماتے رہے ۔ جس دن الفضل میں حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کا کوئی مضمون آ جاتا تھا تو طبیعت چاہتی تھی کہ ناشتہ سے پہلے پہلے ہی مضمون ضرور پڑھ لیا جائے اس کے پڑھ لینے سے دل میں ایک شگفتگی سی پیدا ہو جاتی تھی ۔ کمزوری اور گناہوں کی میل ڈھل جاتی تھی ۔ کمزور ایمان لوگوں کے بیشتر اعتراضات ایک ہی مضمون کے پڑھ لینے سے دور ہو جاتے تھے ۔ سلسلہ کے دوسرے جید بزرگوں اور صاحب قلم اصحاب کے مضامین بھی الفضل میں چھپتے تھے ۔ لیکن جو خلوص ۔ درد ۔ پختگی قوت استدلال اور چاشنی حضرت میاں صاحب مرحوم کے کلام میں تھی وہ دوسروں کے حصے میں نہیں آئی ۔ یہ کیوں ؟ اس لئے کہ ان کا مقام ہی اور تھا اور شروع ہی سے یہ ان کے مقدر میں تھا ۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ حضرت امیر المومنین کے مضامین اور تقاریر کے بعد حضرت میاں صاحب مرحوم کی تحریر اور تقریر ہی سب سے زیادہ پُر اثر ہوتی تھی ۔ افسوس ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخفی مشیت سے حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی شیریں آواز سے اُن کے کلمات سننے اور اُن کے جادو بھرے قلم کی جاذب تحریروں سے ہم ہمیشہ ہمیش کے لئے محروم ہو گئے یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کا ہے اور خدا ہی اس کی پشت و پناہ ہے ۔ یہ بڑھے گا اور یقیناً ساری دُنیا پر روحانیت کے رنگ میں غالب ہو گا ۔ بہت سے صاحب قلم اور صاحب بیان پیدا ہوتے رہیں گے جو اپنے اپنے مخصوص رنگ میں خدمت کریں گے ۔ لیکن ہم ان شعائر اللہ ہستیوں کو پھر نہ دیکھ سکیں گے ۔ حضرت مسیح موعود کے پاک اور پیارے ساتھی ایک ایک کر کے وقفے کے بعد بچھڑ رہے ہیں ۔ کچھ عرصے کے بعد ان میں سے کوئی بزرگ بھی نہیں رہے گا ۔ دین کی خدمت اور ہمدردی بنی نوع انسان میں اپنے دلوں میں یہ عہد کر لینا چاہیئے ہم حضرت میاں صاحب کی سی زندگی بسر کریں گے اور ان کے نقش قدم پر چلتے رہیں گے ۔ پھر اطفال اور خدام پر یہ ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ بھی یہ عہد کر لیں کہ وہ حضرت میاں صاحب مرحوم کے علم و فضل اور قربانی اور ہمدردی خلق کو اپنانے کے لئے ہر ممکن سعی کریں گے یہی قومی ترقی کی صحیح روح ہے ۔

اللہ تعالیٰ حضرت امیر المومنین کو بالخصوص جن کا نہایت فرمانبردار مخلص اور مددگار بھائی جدا ہو گیا ہے اور تمام افراد جماعت کو بالعموم یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کو اپنے قرب خاص میں نوازے اور اس خلاء عظیم کو معجزانہ طور پر جلد پورا کرے ۔

اللہ تعالیٰ حضرت امیر المومنین کو معجزانہ طور پر پہلے جیسی قوت ۔ طاقت اور جوانی ایک دفعہ عطا فرما دے ۔ آمین

# خدام الاحمدیہ کیلئے خدمت دین کا ایک سنہری موقع

## حسن کارکردگی کی اسناد کا اجراء

اس میں کوئی شک نہیں کہ مجالس خدام الاحمدیہ تحریک جدید کے شعبہ کے کام کو بھی مدنظر رکھتی ہیں ۔ لیکن تاحال معین اور ٹھوس نتائج ظاہر نہیں کر سکیں ۔ اسلئے اس سال اگر وہ اپنی اپنی جماعت کے وعدہ جات (بلا استثناء دفتر اول و دوم) گذشتہ سال کی نسبت نمایاں اضافہ کے ساتھ ماہ نومبر ۱۹۶۳ء کے اختتام سے پہلے مرکز میں پہنچا دیں ۔ تو انشاء اللہ ایسی مجالس کو حسن کارکردگی کی اسناد دی جائیں گی ۔

اللہ تعالیٰ جملہ مجالس کو اس ظاہری شرف کے ساتھ رضاء باری کی برکات سے متمتع فرمائے ۔

وکیل المال اول تحریک جدید

# رسالہ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب

کا

## سندھی ایڈیشن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب کا سندھی ترجمہ شائع ہو گیا ہے ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے ارشاد کے مطابق اس کا پہلا سندھی ایڈیشن پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا ہے ۔

اس کی اشاعت میں مندرجہ ذیل احباب نے حصہ لیا ہے :۔

۱ ۔ مکرم صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعت احمدیہ ۔ خیرپور ڈویژن
۲ ۔ مکرم حاجی عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ ۔ ضلع نواب شاہ
۳ ۔ مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب صدیقی امیر جماعت احمدیہ ۔ حیدر آباد ڈویژن
۴ ۔ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ۔ ضلع حیدر آباد
۵ ۔ مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب ۔ صدر جماعت احمدیہ شہر حیدر آباد

امید ہے کہ حیدر آباد اور خیرپور ڈویژنوں کے احباب جماعت پوری کوشش اور ہمت سے اس کی اشاعت فرمائیں گے اور موزوں افراد تک جلد از جلد پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے ۔ یہ کتاب سلیس سندھی زبان میں کر نافلی سفید کاغذ کے ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے اور دیدہ زیب رنگ میں چھپوائی گئی ہے ۔

احباب مندرجہ بالا اصحاب سے رجوع فرمائیں اور مطلوبہ کتب ان سے منگوا کر تقسیم فرمائیں ۔ (غلام احمد فرخ ۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

# درخواست دعائے خاص

خاکسار غلام حسین اوورسیر ربوہ عرصہ تین سال سے ٹانگ میں درد کی وجہ سے میو ہسپتال میں زیر علاج ہے ۔ کافی کوشش کی گئی ۔ پہلے پاؤں کاٹا ۔ پھر گھٹنہ سے نیچے ۔ اور آخر کار اب ران کے اوپر سے ٹانگ کاٹ دی گئی ۔ بڑی سخت موہری کی بیماری تھی ۔ جان بچانے کے لئے یہ ضروری سمجھا ۔ اب خدا کا شکر ہے کہ روبصحت ہے ۔ لیکن شوگر کی وجہ سے زخم بہت آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہا ہے ۔ ابھی تک پورے خطرے سے باہر نہیں ۔ اسلئے جملہ بھائیوں ۔ دوستوں اور بزرگوں سے نہایت ہی عاجزانہ درخواست ہے کہ میری صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کیونکہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں ۔ جن کی والدہ اور بہن بھی کوئی نہیں

خاکسار غلام حسین اوورسیر
مریض گنگرین بیڈ نمبر ۱۳ اسار تھل سرجیکل جنرل وارڈ میو ہسپتال
S.S.G Bad 13

# دلچسپ اور ایمان افروز

سیدی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

"رسالہ اصحاب احمد ۔۔۔۔ ملاوہ اتنا دلچسپ اور ایمان افروز تھا کہ میں اسے ختم کرنے کے بعد سویا"

(ملک صلاح الدین ایم اے قادیان)

# جامعہ احمدیہ میں اہم تقاریر

الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۱ر اکتوبر ۱۹۶۳ء کو محمد یوسف سلیم صاحب نائب الرئیس الجمعیۃ کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم منیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ کینیا مشرقی افریقہ نے "دوران تبلیغ کے تجربات" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ میدان تبلیغ میں اللہ تعالےٰ قدم قدم پر اسلام کی صداقت کے لئے تائید و نصرت کے نشان دکھاتا ہے اور اشاعت اسلام میں ہماری حقیر کوششوں کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نامساعد حالات کے باوجود توقع سے بڑھکر نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ ایک مبلغ کی کامیابی کا راز اسی بات میں مضمر ہے کہ وہ مرکز کی ہدایات کی پابندی کرے۔ ملکی زبان سیکھے اور مقامی لوگوں سے عقد اخوت قائم کرے۔

ازاں بعد مکرم مرزا محمد ادریس صاحب سابق مبلغ بورنیو نے اپنے دس سالہ قیام بورنیو کے ایمان افروز تبلیغی حالات سنائے۔ آپ نے بتایا کہ بورنیو کے علاقہ میں احمدیت کی مخالفت کے طوفان اٹھے متعدد مشکلات کا سامنا رہا۔ اور کئی تبلیغی پابندیاں عائد کی گئیں! بایں ہمہ ہر موقع پر تائید الہیٰ شامل حال رہی اور ہمارا قدم آگے سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ان ہر دو مبلغین کرام نے تقاریر کے بعد سوالات کے دلچسپ جوابات دے کر طلباء جامعہ کی معلومات میں اضافہ فرمایا۔ بالآخر تقریباً ایک گھنٹہ کے بعد یہ اجلاس دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

(الامین للجمیعۃ العلمیہ للجامعۃ الاحمدیہ)

# تحریک جدید کے ہر مجاہد کا نام ادب واحترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا

حضور فرماتے ہیں۔ "یاد رکھو! یہ تحریک خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا۔ اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی۔ ان کو بھی دور کر دے گا۔ اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالےٰ اسکو برکت دے گا۔ پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خدا تعالےٰ خود متکفل ہوگا۔ اور آسمانی نور ان کے سینوں سے اُبل کر نکلتا رہے گا اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔"

# ایک مخلص معلم کیلئے دعا کی درخواست

مکرم حکیم علی احمد صاحب معلم اصلاح وارشاد وبیداد پور ضلع شیخوپورہ اپنے مکتوب مورخہ ۲۲/۱۰/۶۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"خاکسار نے دفتر اوّل کے سال ۳۰ میں مبلغ ۷۰ روپے ادا کر دیئے ہیں۔ اب مزید حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے زیر تحت دس روپے اضافہ کیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

# نمائش جامعہ نصرت

مورخہ ۷ر نومبر بروز جمعرات جامعہ نصرت میں ایک نمائش ہو رہی ہے۔ جس میں کالج کی طالبات کے ہاتھ کی بنی ہوئی مختلف چیزیں مثلاً سویٹر بچوں کے اونی سوٹ۔ پل اوور۔ اور اس کے علاوہ ہاتھ اور مشین کی کڑھائی کے بہترین میز پوش۔ ٹرے کور۔ ٹی کوزی اور دستی رومال نہایت مناسب قیمت پر فروخت کئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں کھلونوں کا سٹال ہوگا۔ جس میں ملتان سے منگوایا ہوا لکڑی کا خوبصورت سامان اور کھانے پینے کی مختلف دوکانیں ہوں گی۔ سیدہ ام متین صاحبہ صبح آٹھ بجے نمائش کا افتتاح فرمائیں گی۔ مقامی بہنوں سے التماس ہے کہ وہ اس نمائش میں تشریف لا کر طالبات کی حوصلہ افزائی کریں۔ ——— شکریہ

(انچارج نمائش جامعہ نصرت ربوہ)

# محترم مرزا عطاء اللہ صاحب صاف لاہور کی وفات

میرے والد محترم مرزا عطاء اللہ صاحب (ابن مرزا ہدایت اللہ صاحب مشہور پنجابی شاعر پنجابی اور مصنف سی حرفی ہدایت اللہ) چند روز کی بیماری کے بعد مورخہ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۶۳ء صبح ۸½ بجے میو ہسپتال لاہور میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جمعہ کے روز مورخہ ۲۵ر اکتوبر کو آپکے prostrate gland کا اپریشن ہوا تھا۔ کیونکہ ایک عرصہ سے آپ کو پیشاب کی تکلیف تھی۔ اس اپریشن سے آپ جانبر نہ ہو سکے۔

مرحوم صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے اور موصی تھے۔ نہایت مخلص اور بڑی ہمدردی سے دوسروں کے کام کرنے والے تھے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۶½ سال تھی۔ جنازہ بذریعہ ایمبولینس اسی دن ۵½ بجے شام ربوہ پہنچایا گیا۔ مغرب کی نماز کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ۱۰ بجے مقبرہ بہشتی میں تدفین مکمل ہوئی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے والد مرحوم کے درجات بلند کرے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ان کے سب عزیز و اقارب اور غمزدہ والدہ کو صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے انہیں اور ان کی اولاد کا خود ہی حافظ و ناصر ہو۔

مرحوم نے اپنی یادگار چار لڑکے جو سب برسر روزگار ہیں۔ اور تین لڑکیاں جن میں ایک غیر شادی شدہ ہے اور بڑی لڑکی بیوہ ہے۔ جس کا کہ آپ کو اپنی آخری زندگی میں سخت جانکاہ صدمہ اٹھانا پڑا۔

(خاکسار مرزا عزیز احمد ۲ زبیر سٹریٹ ۱۰ اسلامیہ پارک لاہور)

# درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ کی آنکھ کا اپریشن جمعرات کو سول ہسپتال چنیوٹ میں ہوا ہے۔ از راہ کرم احباب جماعت دعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں بینائی سے نوازے اور مکمل اور جلد شفا بخشے۔ آمین (خاکسار عبد الجبار کلرک فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۲۔ چوہدری بشیر احمد صاحب پٹواری محکمہ ٹیوب ویل ننکانہ صاحب کے والد بزرگوار چوہدری غلام نبی صاحب چک ۳۳۰ گ ب ضلع لائلپور کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت یابی کے واسطے بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان دعا فرما دیں۔

(ماسٹر) غلام محمد سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب)

۳۔ خاکسار کی اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں اب ان کا گنگا رام ہسپتال لاہور میں اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ ان کے اپریشن کے کامیاب ہونے اور جلد شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (خلیل احمد حلوائی گولبازار ربوہ)

۴۔ میری امی جان اہلیہ عبد الحمید صاحب عباسی ڈپٹی سپروائزر کلر کوٹ کا ٹیکہ غلط لگنے کی وجہ ٹانگ خطرناک پھوڑے کی شکل اختیار کر گئی ہے عنقریب سول ہسپتال شیخوپورہ میں اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ میری والدہ کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ انکو مکمل شفایابی عطا فرمائے۔ عبد المتین معرفت قاضی بشیر احمد صاحب شیخوپورہ

# عالمِ اسلام متحد ہو جائے تو کوئی اس کی طرف میلی آنکھ سے نہ دیکھ سکے گا

## مشائخ کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے صدر ایوب کا خطاب

کراچی ۳ نومبر۔ صدر محمد ایوب خان نے عالم اسلام سے متحد ہونے کی اپیل کی ہے اور علماء پر زور دیا ہے کہ قوم کو جو مسائل درپیش ہیں ان کا حل قرآن حکیم اور حدیث شریف کی روشنی میں دریافت کریں۔

صدر محمد ایوب کل یہاں موتمر عالم اسلام کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی مشائخ کانفرنس کا افتتاح کر رہے تھے آپ نے کہا اتحاد کے ذریعے نہ صرف اللہ تعالیٰ اور نبی آخر الزماں صلے اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی پیروی کریں گے بلکہ اس سے عالم اسلام ترقی کرے گا اور خوش حال ہو جائے گا اس ضمن میں آپ نے ایک مثال دیتے ہوئے کہا کہ اگر فرانس اور جرمنی ایسے دشمن ممالک دوست بن سکتے ہیں تو مسلم ممالک کیوں ایک دوسرے کے قریب آ کر متحد نہیں ہو سکتے کیونکہ ہمارا خدا ایک رسولؐ ایک کتاب ایک دین ایک ہے آپ نے توقع ظاہر کی کہ ایک نہ ایک دن مسلم ممالک یک جان ہو جائیں گے، اور ان کی آواز ایک ہو گی اور اس طرح ایک ایسی قوت بن جائیں گے جس کی جانب کوئی بھی بری نگاہ سے نہیں دیکھ سکے گا۔

آپ نے کہا پاکستان کی بنا مذہب ہے اور اسی وجہ سے ہمارے عوام کو اسلام اور اسلامی ممالک سے گہرا لگاؤ ہے دنیا کے کسی اسلامی ملک کے لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچے تو پاکستانی عوام کے دل میں اس کا درد اٹھتا ہے صدر ایوب نے توقع ظاہر کی کہ دوسرے ملکوں کے مسلمان بھی اسی طرح ہماری تکالیف محسوس کرتے ہوں گے

### اسلام ــــ مکمل ضابطۂ حیات

صدر ایوب نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اسلام صرف عالمگیر مذہب ہی نہیں بلکہ تمام زمانوں میں بنی نوع انسان کے لئے ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اسی مذہب نے ناخواندہ اور غیر مہذب انسانوں کی ایک جماعت کو ایسے گروہ میں بدل دیا تھا جو تمام علوم پر حاوی ہو گئے صدر ایوب نے اس امر پر تعجب کا اظہار کیا کہ آج کل مسلمان اسی مذہب کے پیرو ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن پسماندگی اخلاقی انحطاط اور ہر قسم کے مصائب کا شکار ہیں اور دنیاوی علوم میں بھی دوسری قوموں سے پیچھے ہیں آپ نے کہا میرے خیال میں اس کی وجہ یہی ہے کہ مسلمان اسلام کی روح کو بھلا چکے ہیں۔

## دعائے مغفرت

میرے ایک عزیز دوست محمد رمضان صاحب آف تاگڑی ضلع گوجرانوالہ جو کہ نہایت مخلص احمدی نوجوان تھے کار کے ایک حادثہ میں زخمی ہونے کی وجہ سے یکم نومبر ۶۳ء ہسپتال میں وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نہایت مخلص کارکن تھے اور مجلس خدام الاحمدیہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اپنے پیچھے دو کمسن بچے چھوڑے ہیں صحابہ کرام۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے دعا فرمادیں نیز یہ کہ اللہ تعالےٰ پس ماندگان پر فضل کرے اور انھیں صبر جمیل عطا کرے آمین۔

عبد الرشید معتمد مجلس خدام الاحمدیہ
ضلع گوجرانوالہ

## درخواست دعا

محترم چوہدری مبشر احمد صاحب آف حیدرآباد نے اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور اپنی رحمت [illegible]



## ضروری اعلان

بل ماہ اکتوبر ۱۹۶۳ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں ان بلوں کی رقوم ۱۰ نومبر تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقوم ۱۰ نومبر تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔

(مینیجر)

# بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نیویارک ۵ نومبر۔ بھارت کو ملنے والی مغربی ملکوں کی فوجی امداد پر ایک بار پھر نکتہ چینی کرتے ہوئے صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ بھارت پاکستان پر حملہ کرنے کی غرض سے جنگی تیاریاں کر رہا ہے۔ ساتھ ہی آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ پاکستان بنیادی طور پر مغربی ملکوں کا دوست ہے اور اگر اس سلسلہ میں پاکستان کے رویہ میں کوئی فرق آیا ہے تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ مغربی ملکوں نے بعض ایسے اقدامات کئے ہیں جو پاکستان کی سلامتی کے منافی ہیں۔

صدر ایوب نے یہ الفاظ ایک انٹرویو میں کہے ہیں جو گذشتہ اگست میں لاہور میں فلمایا گیا تھا۔ اور نیویارک کے تعلیمی ٹیلی ویژن سٹیشن نے اسے کل رات نشر کیا۔ صدر ایوب خان نے انٹرویو میں کہا ہے کہ پاکستان کا اندازہ یہ ہے کہ بھارت کی فوجی طاقت اس سے زیادہ ہے جو اسے چین کا مقابلہ کرنے کے لئے درکار ہے۔ علاوہ ازیں چین برصغیر ہند پر حملہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ آپ نے کہا کہ بھارت چینی خطرہ کا بہانہ بنا کر فوجوں کو تیار کر رہا ہے۔ دراصل یہ تیاریاں مشرقی پاکستان کے خلاف جارحانہ عزائم کے تحت ہیں۔ بھارت کا اصل نشانہ پاکستان ہے۔ کشمیر میں فوجوں کا اجتماع اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ وہ پاکستان کے خلاف جنگی کارروائیوں کے خلاف جنگی کارروائیوں پر تلا ہوا ہے

● نوابشاہ ۵ نومبر۔ صدر ایوب خان نے قوم پر زور دیا ہے کہ بھارت کے ساتھ انتہائی خراب تعلقات سے پیدا ہونے والی صورت حال کی نزاکت کا احساس کریں صدر نے کہا بھارت کے مخالفانہ رویہ سے جو صورت حال پیدا ہوئی ہے۔ اس کے مقابلہ کے لئے عوام کو قومی تعمیر و سلامتی کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے

صدر ایوب خان مختصر دورہ پر آمد کے فوراً بعد ہوائی اڈہ پر بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کے ایک "سوال و جواب اجتماع" سے خطاب کر رہے تھے۔ صدر ایوب نے کہا کہ اس صورت حال کے مقابلے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے نصب العین پر پورا یقین رکھیں اور قومی ترقی اور سلامتی کے لئے کام کریں۔ صدر نے کہا "پوری قوم آزمائش سے گذر رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اس آزمائش میں کامیاب اور فتح یاب ہوں گے مگر وقت کا تقاضا یہ ہے کہ اس طوفان کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم متحد اور مستحکم ہو جائیں صدر نے عوام پر زور دیا کہ قومی مفاد کے لئے انتھک کام کریں۔ آپ نے کہا مسلمان کی زندگی میں جہاد کا صرف یہ مطلب نہیں ہے کہ مقدس فریضے کے لئے ہتھیار اٹھائے جائیں بلکہ ہم قلم و زبان کے ذریعے بھی جہاد کر سکتے ہیں

● نئی دہلی ۵ نومبر۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر کو بھارت کا دورہ کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ انفارمیشن سروس آف انڈیا کی اطلاع کے مطابق متحدہ عرب جمہوریہ میں بھارتی سفیر نے قاہرہ میں یہ دعوت نامہ حال ہی میں صدر ناصر کے سپرد کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ صدر ناصر جب اگلے سال جنوب مشرقی ایشیا کے مجوزہ دورے پر آئیں تو بھارت کا دورہ بھی کریں۔ پروگرام کے تحت صدر ناصر اگلے سال لنکا، کمبوڈیا اور انڈونیشیا کا دورہ کریں گے۔

● بغداد ۵ نومبر۔ عراق اور شام میں اقتصادی اتحاد قائم کرنے کے لئے شامی اور عراقی وفود نے سات کمیٹیاں قائم کی ہیں۔ جو متعلقہ زراعت، مواصلات، تجارت، اقتصادی منصوبہ بندی اور مزدوروں کے مسائل کا جائزہ لیں گی۔ یہ کمیٹیاں اپنی رپورٹ آئندہ روز وفود کو پیش کر دیں گی۔ عراق کی خبر رساں ایجنسی کے مطابق مذاکرات میں حصہ لینے کے لئے شام کے مزید وزیر عراق آئیں گے۔ جبکہ چھ شامی وزیر پہلے ہی عراق میں آئے ہوئے ہیں

● بغداد ۵ نومبر۔ گذشتہ شب قریباً بیس ہزار افراد عراق کی سڑکوں پر مظاہرہ کرتے ہوئے صدر کے محل پر پہنچے۔ وہ سات کسانوں کے قتل کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔ جنہیں گذشتہ ماہ جاگیرداروں نے قتل کر دیا تھا۔ عراق کے وزیر اعظم میجر جنرل احمد حسن بکر نے مظاہرین کو یقین دلایا کہ جاگیرداروں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

● راولپنڈی ۵ نومبر۔ کموڈور خالد جمیل نے جنہیں الیکشن ٹریبونل نے مسٹر اے ایم قریشی کی جگہ قومی اسمبلی کا منتخب رکن قرار دے دیا ہے آج یہاں قومی اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے حلف وفاداری اٹھایا۔ قومی اسمبلی کے قائم مقام سپیکر مسٹر محمد افضل چیمہ نے اپنے دفتر میں حلف لیا۔ حلف اٹھانے کی تقریب میں اسمبلی کے سیکرٹری مسٹر ڈبلیو بی قادری بھی شریک تھے۔

بون ۵ نومبر۔ مغربی جرمنی کے چانسلر مسٹر ایرہارڈ نے یہاں ایک امریکی ٹیلیویژن نشریے میں بتایا کہ جرمن قوم کی وحدت کے قیام کا مسئلہ مغربی جرمنی اور روس دونوں حل نہیں کر سکتے۔ اگرچہ ہم اس مقصد کے حصول کے لئے بڑی بڑی قربانیاں دینے کو تیار ہیں تاہم ہم روس کے مقابلہ میں کمزور ہیں ہم صرف اپنی خواہشات کا اظہار کر سکتے ہیں۔

● ایتھنز۔ مسٹر کانسٹنٹائن کرمانس نے جو گذشتہ آٹھ سال سے یونان کے وزیر اعظم چلے آرہے ہیں اعلان کیا ہے کہ میں سیاست سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دستبردار ہو جاؤں گا۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ اب میں یونانی عوام کی بہتر طور پر خدمت نہیں کر سکتا۔ چھپن سالہ سابق وزیر اعظم نے یہ ڈرامائی بیان وزارت داخلہ کے اس اعلان کے بعد دیا کہ مسٹر کرمانس کے سیاسی حریف اور مرکز کی یونین پارٹی کے قائد مسٹر جارج پاپنڈریو نے انتخابات میں ۲ء۴۳ فی صد زیادہ ووٹ لے کر مسٹر کرمانس کو شکست دے دی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر کرمانس گذشتہ تمام رات نہ سو سکے اور ریڈیو ایتھنز پر انتخابات کے نتائج کے اعلان کے منتظر رہے۔ اس سے پیشتر انہوں نے عوام سے یہ اپیل کی تھی کہ وہ انہیں انتخابات میں زیادہ سے زیادہ ووٹ دیں تاکہ وہ اپنے مشن کو مکمل کر سکیں انتخابات میں ہارنے کے بعد انہوں نے اعلان کیا کہ میں سیاست سے دستبردار ہو جاؤں گا کیونکہ میں نے کافی عرصہ ملک کی خدمت کی ہے۔

● لندن۔ یہاں ٹریفالگر سکوئر میں قریباً دس ہزار افراد نے حکومت جنوبی افریقہ کی نسلی منافرت کی پالیسی کے خلاف مظاہرہ کیا اس سے پیشتر اس مجمع نے لندن کی سڑکوں پر مارچ بھی کیا۔ افریقی نیشنل کانگرس کے نمائندہ مسٹر رابرٹ ریشا نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر حکومت نے افریقیوں کے خلاف ریوونیا کے دوسرے مقدمہ کو واپس نہ لیا اور افریقیوں کو اسی طرح پھانسی پر لٹکایا جاتا رہا تو چاہے دنیا اسے پسند کرے یا نہ کرے تیسری عالمگیر جنگ ضرور ہوگی۔

● برلن۔ مشرقی جرمنی کے کمیونسٹ حکمرانوں نے مشرقی برلن سے فرار ہونے والوں کو روکنے کے لئے دیوار برلن کے قریب فوجی کتے چھوڑ دئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ کتے اس قدر خونخوار ہیں کہ اپنے سدھانے والوں کے علاوہ ہر شخص پر جھپٹتے ہیں۔ ان کتوں کی وجہ سے کمیونسٹ حکومت سے دل برداشتہ افراد کے لئے اب فرار ہو کر مغربی برلن آنے کے مواقع بہت کم ہو گئے ہیں۔

● لاہور۔ مغربی پاکستان ریلوے بورڈ کے وائس چیئرمین مسٹر ڈبلیو اے شیخ نے گذشتہ روز کہا کہ ریلوے عملہ کو حاکمانہ رجحانات ختم کر دینے چاہئیں تاکہ ان کے اور مسافروں کے درمیان باہمی تعاون کا جذبہ پیدا ہو سکے موصوف ہیڈ کوارٹرز میں ٹکٹ چیکنگ سٹاف کے سینئر ارکان سے خطاب کر رہے تھے۔

مسٹر شیخ نے کہا کہ ہمیں شہری حقوق کا ہر وقت خیال رکھنا اور یہ بات سینئر ٹکٹ ایگزامینرز کو خاص طور پر ذہن نشین کرنی چاہیئے کیونکہ ان کا ریلوے اسٹیشنوں پر اور چلتی گاڑیوں میں مسافروں سے زیادہ واسطہ پڑتا ہے ان کا فرض ہے کہ وہ مسافروں سے خوشگوار برتاؤ کریں۔

مسٹر شیخ نے ان ریلوے ملازمین کی مذمت کی جو مسافروں سے اکھڑ سلوک کرتے ہیں اور ان فرائض سے اغماض برتتے ہیں جو ایک صحیح عوامی خادم کی حیثیت سے ان پر عائد ہوتے ہیں۔

● قاہرہ ۵ نومبر۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر صنعت مسٹر عزیز صدقی نے گذشتہ روز بتایا کہ متحدہ عرب جمہوریہ تیل کی ضروریات میں خود کفیل ہو گیا ہے کہ گذشتہ جنوری سے تیل کی درآمد بالکل بند کر دی گئی ہے۔ بلکہ اس عرصہ میں دو کروڑ دس لاکھ پاؤنڈ کی مالیت کا تیل برآمد کیا جا چکا ہے۔ اور اسی وقت بھی دو لاکھ مربع میل کے علاقہ میں تیل تلاش کیا جا رہا ہے۔

● جے پور ۵ نومبر بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے گذشتہ روز کہا کہ ملک سے رشوت ستانی دور کرنے کے لئے دیانتدار عوامی راہنماؤں اور اعلیٰ افسروں پر مشتمل ایک مضبوط مشینری کی ضرورت ہے۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ جب تک زندگی کے ہر شعبہ سے رشوت ستانی کا خاتمہ نہیں ہو جاتا ملک میں سوشلزم کی تعمیر کا نعرہ بیکار ہے۔

کانگرس کمیٹی میں ۶ گھنٹے کی بحث کے بعد ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں کانگرس کو مضبوط بنانے کے لئے جھگڑے اور اختلافات ختم کرنے اور نظم و ضبط کے قیام پر زور دیا گیا۔

## درخواستِ دعا

مورخہ ۶۳-۱۰-۲۷ کو والد صاحب (محترم حکیم نظام جان صاحب) بائیں آنکھ جس میں موتیا اتر آیا ہے بنوانے کے لئے ڈسکہ ہسپتال میں داخل ہو گئے ہیں۔ صحابہ حضرت مسیح موعود، درویشان کرام اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس آپریشن کو کامیاب فرما کر آنکھ کی بینائی بحال فرمائے۔ آمین۔ (عبد الحمید گوجرانوالہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴